رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۹

۱۱ر اپریل ۱۹۱۳ء

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۵

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۲ پائی ۔ ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی
شبدو غزلیں اُردو	ار
شبدو غزلیں گورمکھی	ار
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار

سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار
سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار
سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی
اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر
خدائے اِسلام	۲ر
ینابیع القران	۳ر
الکفارہ	۸ر
بائیبل یا قران	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
اثمار شیریں	۳ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القران	۶ر

عقائد اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
حیات المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اِسلام اور اُسکی تردید ازروئے اِسلام	۲ر
ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۱۲ر
حیاتِ مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ اے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے ہر تا تیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ و ۶؍ و ۸؍

صحت جسمی من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴؍ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس من تصنیف عبدالاحد از کالرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ہگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کُتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲؍ +

مسیح کی تعلیم من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴؍ اُردو ۸؍ ۔ اور ۱۲؍ یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴؍ ۔ ۸؍ و ۱۲؍ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی سالِ ایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸؍ +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱؍ +

ذات وچار ۔ فارسی اُردو قیمت ۲؍ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲؍ +

دائی گری من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸؍۔ فارسی اُردو ۸؍ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸؍ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶؍ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ جگیل سنگھہ نمبردار۔ ۲۔ اما دی نوکری۔ ۳۔ سدیک جیون ۴۔ میں رہا اچھر دا ہاں۔ ۵۔ پھر کی۔ ۶۔ ایک کُشٹی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھائی + ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸؍	+ شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵؍ +
رابنسن کروسو ۱۲؍	+ طیطس رفیق صلیب ۸؍ +
طلائی شمعدان ۴؍	+ تحقیق الاسلام حصہ اول ۲؍
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸؍	+ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲؍
روح سے معمور زندگی ۴؍	+ القاب مسیح ۴؍ +
طریق دعا ۴؍	+ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴؍

بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴؍

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴؍ +

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۱ - اپریل ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

لنڈن یکم اپریل۔ یہ بات مشکوک ہے کہ مانٹی نیگرو کے ساحل پر بحری مظاہرہ میں کون کون سی طاقتیں شریک ہونگی۔ غالباً فرانس اور برطانیہ اعظم اس میں شامل نہیں ہونگے پر آسٹریا اس میں سب سے زیادہ پیشقدمی کر رہا ہے۔

سٹنجی ۳ اپریل مانٹی نیگرو نے خونریز لڑائی کے بعد تاراہوش کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دو سو ماہر اور مشاق بم پھینکنے والوں نے حملہ شروع کیا۔ اور جنگلوں کے تار کاٹ ڈالے لیکن اس کوشش میں وہ سب ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں مورچوں کی لڑائی میں ۳۰۰ مانٹی نیگرو مقتول و مجروح ہوئے۔

لنڈن ۳ اپریل۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی البانیہ کی سرحد کے متعلق دول یورپ بلغاریہ اور ٹرکی کے درمیان غیر سرکاری طور پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

لنڈن ۳ اپریل۔ فرانسیسی جہاز بنام "اماریہ" تباہ ہو گیا ہے۔ جہاز کے تمام مسافر بچائے گئے ہیں۔

چین کی سلطنت کو جو امریکہ کے بنک سے مدد ملتی تھی وہ اب بالکل بند کر دی گئی ہے۔

جنوری ۱۹۱۵ء سے انگلستان کی ڈاک ہندوستان کو ہفتہ میں دو بار آیا کرے گی۔

حضور وائسرائے کا جنم دن ۲۰ جون کو ہے۔ حادثہ بم سے بچنے کی خوشی کا اسی روز موقعہ ہوگا۔

حضور لیڈی ہارڈنج کی یہی خواہش ہے کہ اسی روز ہندوستان کے تمام بچوں اور بچیوں کو خوشی کی تعطیل دیجاوے۔

نیز تمام بچوں اور بچیوں کو مٹھائی بانٹی جاوے۔ یہ کام ہر کام کے معززین کو سپرد کرنا ہوگا۔ مناسب سمجھا گیا۔

شکرانہ کی رقوم اس کام کے لئے شدت سے ناکافی ہیں۔ اس سے حضور لیڈی صاحبہ دوسرا کام لینا چاہتی ہیں۔

تمام ہندوستان کے ہسپتالوں و شفاخانوں کے مریضوں کو اس روز مٹھائی کھلونے تقسیم کئے جائینگے۔

حضور وائسرائے کی سالگرہ کا ۲۰ جون کا دن تمام ہندوستان میں بچوں کے جشن کا دن قرار دیا گیا ہے۔

حضور لیڈی ہارڈنج کی تجویز کیسی شاندار کیسی دلپسند کیسی موزوں اور کس درجہ نیک دلی کی مظہر ہے۔

جرمنی میں ایک بڑے ہوائی جہاز کی آزمائش ہوئی اور اس پر پانچ گھوڑے چڑھائے گئے اور آزمائش میں جہاز ٹھیک نکلا۔

مدراس میں سب سے پہلے امریکن مشنری پادری جون سکڈر تھے۔ ان کے سات بیٹے تھے وہ ساتوں بھی پادری ہوئے اور کہتے ہیں کہ اُن کے پوتے بھی دینی خدمت میں ہیں۔

جب سے کلکتہ یونیورسٹی قائم ہوئی ہے تب سے تین ہندوستانی مسیحی بیٹے ڈاکٹر کے۔ ایم بینرجی مسٹر کالی چرن بینرجی۔ اور مسٹر جے آر بینرجی اس کی سینڈیکیٹ کی ممبری حاصل کر چکے۔

سنا ہے کہ مرحوم ڈاکٹر ڈبلیو اے سینسل پرنسپل تھیولاجیکل سیمنری کی جگہ کام کرنے کو ڈاکٹر ایس۔ ایس ڈیز جو سیمنری کے وائس پرنسپل ہیں۔ اور فی الحال ولایت گئے ہوئے ہیں۔ کالج سے فوراً بلائے گئے ہیں۔

مالابار کی سیریانی مسیحیوں کے درمیان عام خیال ہے پہلی عیسوی صدی میں سب سے اول کلیسیا کی بنیاد وہاں مسیح کے رسول تھوما کے ذریعہ ڈالی گئی۔

انگلستان کی بجٹ میں امسال ایک ایسی رقم کا خرچہ درج ہے جو محض ہوائی جہازوں کے توڑنے کا کام دیگی گورنمنٹ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ بڑے جہاز ایسے تیار کرائے جاویں جیسے جرمنی میں کام دے رہے ہیں اور جن میں ۲۰ یا ۳۰ لوگ بیٹھ سکیں۔

اخبار کی بہار

یورپ کی سلطنتوں نے جو بلگیریا کو صلح کرنے کی صلاح دی تھی اُس کو قبول کرنا بلگیریا والے ناممکن بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رڈوسٹو سے مڈیا تک اُن کو ملک لینا ضروری ہے کیونکہ اگر وہ چھوڑا جائے تو اُن کو جنگی اور تجارتی معاملوں میں نقصان ہوگا۔ اور ترکی لوگ چوڑلو کے قریب کئی ایک عمدہ میدان جنگ پا جاوینگے۔ جس سے ان کی ریل کی لائن کو اندیشہ رہیگا۔ اور جزیرہ اگین میں آنا جانا مشکل ہو جاویگا۔

قسطنطنیہ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ خبر چھپتی ہے کہ چتلجہ کے قریب آجکل روز تھوڑی بہت لڑائی رہتی ہے۔ اور بولیر میں لڑائی بند ہے۔

قسطنطنیہ سے سنا گیا تھا کہ گورے۔ دو دن سے چتلجہ پر سخت حملے ہو رہے ہیں اور ترکیونکو روز اپنی فوج کی مدد کے لئے نئے لوگ لڑائی پر بھیجنے پڑتے ہیں۔ حالانکہ وے خوب جانتے ہیں کہ ایسی کارروائی دو تین روز سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور جلد اُن کو یہ جگہ بھی چھوڑنی پڑے گی۔

یونانیوں سے خبر آئی ہے کہ ایپیرس کو ان لوگوں نے فتح کر لیا ہے اور وہاں کے مسلمان البانیہ کو بھاگ گئے ہیں۔

یونان کے بادشاہ کنگ جارج کے مارے جانے کی خبر اُن کی بہن ملکہ الگزینڈرا کو پہلے روز نہیں دی گئی۔ لیکن ایک دن بعد اُنہیں بتایا گیا۔ اور اُن کو صدمہ و رنج اپنے بھائی کے مرنے کا ہوا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر مکینہ نے ایک بل پیش کیا ہے کہ جو لوگ جیلخانوں میں کھانا چھوڑ کر کمزور ہو جاتے ہیں اُن کو تھوڑے دن چھوڑ کر پھر جیلخانہ کیا جاوے تاکہ پوری سزا اُن کو ملے۔

چین کی گورنمنٹ نے جو روس کے ساتھ منگولیا میں لڑائی کرنے کا ارادہ کیا تھا اس کی وجہ سے بہ نسبت پہلے سوداگروں نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔

روس کی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۲ء کے سیکھے ہوئے سپاہی فوج میں بھرتی کئے جاویں۔ اور اُن کو ایک ماہ میں جنگ کرنے کے طریقے سکھائے جاویں۔

منگولیا کی فوجیں چین کی طرف بڑھتی جاتی ہیں۔ اور چین نے پورا ارادہ کیا ہے کہ منگولیا میں ارادہ ٹھیک کیا جاوے تاکہ خونریزی وغیرہ بند ہو جاوے۔ چین کی گورنمنٹ کا بیان ہے کہ روس سے لڑنے کا ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ منگولیا میں امن وامان قائم کرنے کی کوشش کیجاویگی۔

اخباروں میں چرچہ ہو رہا ہے کہ چین اور روس کے درمیان ضرور لڑائی ہونیوالی ہے۔

اوماکا میں آندھی پانی اور طوفان میں ڈیڑھ سو سے زیادہ لوگ ہلاک ہوئے۔ اور اب تازی خبریں اور جہازوں سے آرہی ہیں۔ انڈیانہ میں ہوا کی تیزی کے بعد طوفان ایسا آیا کہ کئی ایک شہر ڈوب گئے۔ اور بہت جانور اور فصل ضایع ہوئی اکثر لوگ پہاڑوں کے اُوپر پہنچ کر بچگئے۔

اوماکا میں سوا سو مکان شکست ہوئے ہیں جن میں سے ۳۵۰ قابل مرمت کے بھی نہیں رہے ہیں۔ ایک بائیسکوپ کے تھیٹر میں تیس لوگ دب گئے۔ چار گاؤں اور بہت سی گرد و نواح کی بستیاں بالکل مٹ گئی ہیں۔ جگہ جگہ آگ بھی لگی۔ لیکن چونکہ بارش بہت زور سے ہو رہی تھی آگ پھیل نہیں سکی۔

ہزاروں لوگ ڈیٹن اوہیو میں بے گھر بار کے ہیں اور اب شمار ہوا ہے کہ ریاست انڈیانہ میں اب دو لاکھ لوگ ہیں جنکے مکان اُجاڑ ہو گئے ہیں۔

مولوی بازار سلہٹ میں جو بنگالی اپنے گولہ بم سے خود ہلاک ہوا اب تک شناخت نہیں کر سکے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کے پاس دو ریوالور اور ایک تلوار بھی تھی جو لاش کے نیچے پائی۔ گولیاں بھری ہیں۔

قیصر جرمن کی دختر کی شادی ۲۴ مئی کو ہوگی۔ مبارک دن ہے۔ دعوتیں شاہانہ ہونگی۔ ہمارے شہنشاہ معظم اور ان کی شہنشاہ بیگم بھی مدعو کی گئیں۔ یہ دعوت منظور کی گئی ہے۔

لنڈن سے ۱۰ اپریل کی خبر کہ دول خارجیہ کی ثالثی کی تجاویز اُن کا جواب بلقانی ریاستوں نے دیدیا ہے۔ یہ جواب بہ پیرایہ مصالحت ہے۔ بلغاریہ نے سرحدی لکیر کی بابت اپنا ہٹ چھوڑ دیا ہے۔ وہ اینوس سے میڈیا تک کی سرحد قبول کرتا ہے۔ اُس میں صرف قلیل تبدیلی پیش کرتا ہے۔

بدھ وار کو مقتول شاہ یونان کا جنازہ اتھنز کے شاہی مقبرہ ٹٹوئی میں دفن کیا گیا۔ محلات سے مقبرہ تک ہجوم بے حد تھا۔ تابوت توپ گاڑی پر تھا۔ جس کو بحری سپاہی کھینچتے تھے۔ جنازہ کی خدمت کمال پر اثر تھی۔ ساٹھ آرچ بشاپ اور بہت پادریوں نے پروہت کے فرائض ادا کئے۔

ڈچ علاقہ ایسٹ انڈیز کے جزائر سیاو سنگیر۔ تانی میں سخت زلزلے سے عظیم نقصان ہوا ہے۔ ایک گاؤں غرق ہو گیا ۱۰۷ باشندے زندہ ڈوب مرے۔ نقصان مال بھاری ہے۔ ۱۴ مارچ کو تھا۔

اٹیہ میں ایک معزز ہندوستانی مسیحی بنام مسٹر ایم چٹرجی غیر مستقل ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

پریسبٹیرین مشن کے فورین بورڈ نے ۱۹۱۲ء میں پندرہ ملکوں کو ۹۰ نئے مشنری اور ایک سو ستارہ رخصت پر سے واپس بھیجے۔

گذرے سال کل دنیا میں ۴۷۵۱۱ روپے کا سونا برآمد ہوا ۲۰ برس میں سالانہ پیداوار تین گنا ہو گئی ہے۔ اور اب تک ہر سال زیادہ سونا نکلتا ہے۔

ٹرانسوال میں گذرے سال ساڑھے چار کروڑ کا سونا اگلے سال سے زیادہ نکلا۔ لیکن روس امریکہ اور میکسیکو میں گذرے سال سے کچھ کم ملا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱۵

یوسف کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل مصر کے ملک میں رہتے رہتے ایک بڑی قوم بن گئے۔ اور ایک بڑے ظالم بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے بڑی بڑی مصیبتیں پورے ۴۰۰ برس بلکہ اس سے بھی زیادہ [illegible] یہ سہتے رہے۔ پر آخرکار ایک بڑے نامی گرامی شخص موسےٰ نامی کے ذریعہ سے وہ ملک سے بڑے عجیب و غریب معجزوں کے وسیلے سے نکالے گئے۔ اور ملک کنعان میں لائے گئے جو دودھ اور شہد کا ملک کہلاتا ہے۔ لیکن اس سے پیشتر ان کا ۴۰ برس تک کا بیابان کا عجیب حال بہت دلکش ہے جس میں بہت سے واقعات شامل ہیں جو خدا کے زبردست ہاتھ کے نہایت عجوبہ کاموں کا پورا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس قوم بنی اسرائیل کے گذشتہ بد حالات کے ایسے واقعات ہیں جن میں ان کی دنیاوی زندگی کے طریق و روحوں کے نقشے پائے جاتے اور اُن کے حال سے خدا کی عجیب رحمت اور ساتھ ہی اُس کی انصاف کی لہروں کا بیان پایا جاتا ہے۔ اور آخرکار اپنے ملک میں جاکر جو اُن کا حال اقبال و تنزل کا ہوتا ہے ایک نئے پیرایے میں شروع ہوتا ہے۔ جسکا ذکر آگے کیا جائے گا۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل پنجم

قولہ۔ بلکہ اگر حضرت عیسےٰ نے اپنے متعلق خدا یا ابن اللہ کا لفظ استعمال بھی کیا ہے۔ تو وہاں صرف الٰہی معنوں میں مراد لیا ہے۔ جن معنوں میں تمام نبیوں اور بزرگوں پر اس لفظ کا اطلاق کیا گیا ہے۔

اقول۔ ایسا کہنا صرف تعصب اور ضد کا نتیجہ ہے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ خداوند یسوع نے اپنے حق میں خدا کے درجہ پر مساوات کا حق اپنی تمام تعلیم میں دعوے کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس نے صاف کہا کہ پیشتر اس کے کہ ابراہام ہو میں ہوں۔ وہ داؤد کا خدا کہلاتا ہے۔ وہ سلیمان سے بڑا ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ وہ یوحنا سے ایسا برتر تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے والا ہونے کے لائق نہیں سمجھتا تھا۔ پھر احمدی رسالہ اس کی شان کو نبیوں اور بزرگوں کے برابر بتاتا ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے انجیل مقدس کا بغور مطالعہ نہیں کیا اور اس سے ناواقف ہیں۔ ورنہ اُن پر واضح ہو جاتا کہ تمام نبی خداوند یسوع کو خدا مانتے تھے۔ اور اُس کی الٰہی ذات کے گواہ تھے۔ انجیل مقدس میں جو تعلیم موجود ہے۔ وہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ وہ کسی حاکم اور مالک کی طرف سے اور اختیار والے کی طرف سے دی گئی ہے۔ ورنہ اگر وہ محض انسان ہوتا تو اس طرح کے الٰہی دعوے ہرگز ہرگز نہ کر سکتا۔ ان بڑے بڑے دعووں کو دیکھکر ایک مسیحی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے "یا تو یسوع مسیح ایک بڑا یا وہ گو تھا اور یا پاگل تھا یا وہ خدا تھا" اور یہ کہنا انجیل کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سچ مچ خدا تھا۔ جیسا کہ ہم نے حوالجات سے ثابت کر دیا ہے۔

خواجہ کمال الدین کی نظر میں ولایت کے ملک اور عیسائی

ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں احمدی صاحب خواجہ کمال الدین جو آجکل ولایت میں ہیں زبان انگریزی میں ایک میگزین شائع کرنا چاہتے ہیں۔ جس کو مفت تقسیم کرنے کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں سے چندے کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ مسلمان بیچارے کہاں کہاں چندہ دیں گے؟ اس ملک کی نسبت وہ لکھتے ہیں کہ "یہاں تو بہت کھردرے میدان بے سنگلاخ پہاڑ۔ خاردار جھاڑیاں اور ویرانے ہیں" جنکی درستگی کے لئے وہ اپنا میگزین نکالنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ اور عیسائیوں کو صاف الفاظ میں "اپنا الدجال مسیح" سمجھتے ہیں۔ احمدی صاحبان کی تحریرات اب احاطہ اعتدال سے بہت تجاوز کرتی جاتی ہیں اور اُن کا منہ مسیحیوں کے حق میں کفر بکنے پر بہت کھلتا جاتا ہے۔ ہم اس پر صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اگر بجائے سرکار انگلشیا کے کوئی اور دوسری سلطنت ہوتی جس کو ذرا سا بھی تعصب ہوتا تو کیا وہ اپنے ملک اور مذہب کی نسبت ایسے بے عزتی کے کلمات سن سکتی؟ ہمارے رائے میں نہیں ہرگز نہیں۔ یہ یہ ہماری بے تعصب اور آزادانہ گورنمنٹ ہی ہے جس کی گود میں بیٹھکر ایسی سخت کلامی استعمال کی جاتی ہے۔ اور کوئی نہیں پوچھتا کہ کیا کہہ رہے ہو۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی

آئیں بائیں شائیں

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہر روز ایک نیا حملہ دین عیسوی پر کر رہے ہیں۔ اور مختلف قسم کے مضامین میں اپنے گندے لٹریچر کا اضافہ کرنے میں از حد ساعی و کوشاں نظر آتے ہیں۔ لیکن جب اُن کے جواب دیئے جاتے ہیں تو سوائے آئیں بائیں شائیں کے اور کچھ بن نہیں پڑتا۔ پر نصرانیوں کی جو وہ سراسر ہانکے جاتے ہیں کوئی نہیں چھوڑتے اپنے رسالے مطبوعہ ماہ مارچ میں کئی سلسلے جاری کر رکھے ہیں۔ مثلاً "اختلافات بائبل" "یسوع مسیح کا شجرہ" وغیرہ مسلمانوں کے ساتھ تو مقابلہ مشکل تھا کیونکہ وہ تو مرتد کافر اور قسم قسم کے خطابوں سے خوب عزت افزائی کرنے کو تیار تھے۔ پر بیچارے عیسائی جو طبیعۃً سیدھے ہیں خستہ ہیں اُنکے حملوں کے لئے ٹھیک تھے۔ کیونکہ اُنہوں نے تو برداشت ہی کرنی ہے۔ اس لئے ہوتے ہوتے اب اُن کی ورافشانیوں کی حد وجہ اعتدال سے تجاوز کر چکی ہے اور ضرورت پڑے گی کہ عیسائی بھی جس طرح سے ہو سکیگا ...

وقت گو اُن کی اصلیت دکھلا دینگے اور حق کا انکشاف ہو جائیگا۔ پر گالی کے عوض گالی دینا دین عیسوی کی تعلیم نہیں۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

اگرچہ جنگ بلقان کے متعلق اب تک اسلامی اخبارات لکھتے رہے ہیں اُن کے تمام بیانات میں ترکی کی فتحیں اور بلقانیوں کی شکستیں متواتر درج ہوتی رہی ہیں۔ مگر تعجب کہ نتیجہ اب صاف بتا رہا ہے کہ آخر کار فتحمندی کا سہرا بلقانیوں ہی کو نصیب ہوا اور اب ایک اسلامی اخبار آخر کار رنج سے مندرجہ بالا شعر کو درج کرکے رو دیتا ہے کہ ایڈریانوپل کے فتح کرنے سے بلقانیوں نے ایک بڑا قابل یادگار اور نہایت شاندار کام کیا ہے۔ اور ایڈریانوپل مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ حقیقت میں ایڈریانوپل اور سالونیکا اور جینینا وغیرہ جیسے مضبوط نامی گرامی قلعہ بند و مستحکم مقامات کا فتح کر لینا بڑی وقعت رکھتا ہے جس کے سبب سے ترکوں کی تمام بہادری اور شجاعت کے گذرے زمانہ کے تمام کار نمایاں پر کالے بادل چھائے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔

ہمعصر کامدھینو ۱۱ مارچ ۱۹۱۳ء میں بہ عنوان کیا اوتار کی ضرورت ہے۔ ہندو مسلمان اور عیسائی توجہ کریں ایک نوٹ درج ہوا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے تمام ملکوں کی خرابیوں کا ذکر کرکے اور اُن کی روحانی حالت کی گری ہوئی قابل افسوس زندگی کا مختصر فوٹو کھینچکر ذیل کے چند فقرے لکھے ہیں کہ ہندو کلکی اوتار، مسلمان امام مہدی اور عیسائی حضرت مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔ اُن کی مذہبی کتابوں میں اُن کی آمد کے متعلق پیشینگوئیاں مندرج ہیں۔ مگر ہم ان سب سے پوچھتے ہیں کہ اوتار کے آنے پر خدائی ڈنڈے کے خوف سے جو خراب باتیں چھوڑنے پر رضامند ہو جاؤ گے۔ وہ خرابیاں اُس [illegible] کے حکم یا منشاء کے مطابق کیوں اب ہی نہیں چھوڑ دیتے؟

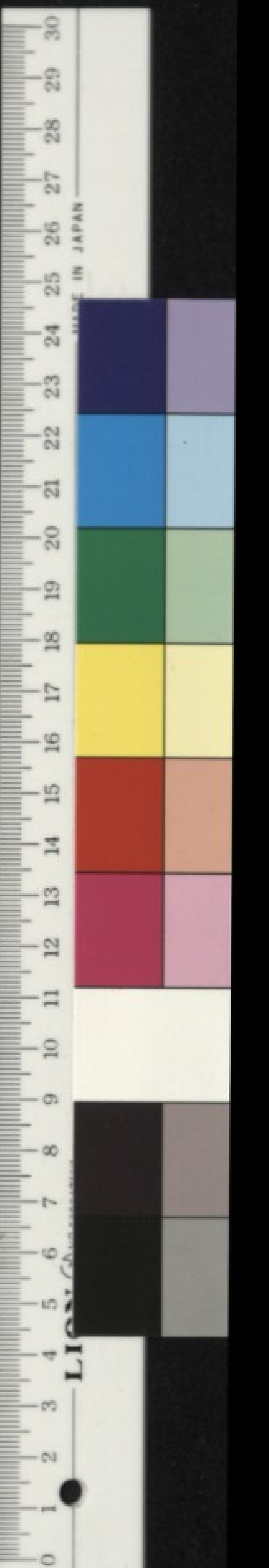
مندرجہ بالا سوال کا ہندو اور مسلمان نہ معلوم کیا جواب دیں گے۔ لیکن ہم عیسائیوں کی طرف سے تو یہ جواب ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح جو اپنی دوسری آمد کے متعلق آسمان سے نازل ہونے والا ہے۔ وہ سزا اور جزا کے بڑے فیصلے کے لئے آویگا۔ اس نے ایک دفعہ اس دنیا میں اپنی پہلی آمد کے وقت تمام بنی آدم کے لئے نجات کی بڑی برکت مہیا کر دی ہے۔ اور اب اس کا اعلان اس دنیا میں بڑے زور شور سے ہو رہا ہے اور جب کل دنیا میں یہ بشارت سنائی جا چکیگی تب اُس کا آنا ہوگا اور بڑے جاہ و جلال سے مقرب فرشتوں کے لشکر کے ساتھ اس دنیا کی عدالت کے لئے آویگا۔ اور تب آخری فیصلہ صادر فرما کر اس موجودہ دنیا کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اس وقت وہ ایمانداروں کو ابدی زندگی یعنے بہشت اور خطاکاروں کو ابدی عذاب یعنے دوزخ میں ڈالیگا۔ لیکن جیسا موقعہ آپ سمجھتے ہیں پھر نیک بننے کا نہیں ملیگا۔ بلکہ لکھا ہے کہ اس وقت جو جیسا ہے ویسا ہی رہیگا اور صرف فتوے سنایا جائیگا۔ نیک اور بد بننے کا وقت یہ دنیا کا اور وہ زمانہ عاقبت کا ہوگا۔ جس میں صرف فیصلہ کیا جاویگا اور بس۔ ایڈیٹر صاحب نے اس مضمون میں بڑا زور گوشت نہ کھانے پر لگایا ہے۔ اور اس کو ہی بڑی نیکی بتایا ہے۔ لیکن ہم اس پر اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ کسی چیز کے کھانے اور نہ کھانے پر کوئی بڑی نیکی منحصر نہیں ہے۔ پر خدا کے اخلاقی احکام اور عبادت آلہی انسان پر فرض ہے جن میں وہ قاصر رہتا ہے۔ پر اس کی جگہ اب خدا کا فضل اور خداوند یسوع مسیح کا کفارہ گنہگاروں کو بچاتا ہے۔ جس کا ذکر ہمیشہ نور افشاں کے کالموں میں کیا جاتا ہے۔

چین میں بائبل کی بکری آجکل بڑے زور شور سے ہو رہی ہے۔ ۶۰۰۰۰ ترجمے چند ماہ میں بائبل سوسائٹی نے چھاپے اور ۲۰۰۰۰ کی مانگ ملک نے اور بھی کی ہے۔

ریویو

اثبات کفارہ بجواب اعتراضات کفارہ۔ اس نام کا رسالہ پہلا حصہ اور دوسرا حصہ ہمارے بزرگ جناب پادری ٹامس ہاول صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہیں جو انہوں نے عموماً کل مسلمانوں اور خصوصاً احمدی صاحبان کے سامنے کفارے کے ضروری مسئلے کو عقل و نقل سے ایسی خوبی کے ساتھ حل کیا ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ ہمارے فاضل اور عالم خادم الدین نے جس خوبی کے ساتھ تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر یہ مدلل اور لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ اس کی داد دینا کوئی مبالغہ کلامی نہیں ہے۔ اس رسالہ میں انہوں نے اُن تمام اعتراضات کا کافی و شافی جواب دیا ہے جو اہل اسلام کی طرف سے خدا کے بیٹے کے تجسم اور مسیح کے فوت ہو جانے و موروثی گناہ وغیرہ کے متعلق اٹھائے جاتے ہیں اور نیز ضرورت کفارہ کے اعتراضوں کا بھی بڑی قابلیت سے جواب دیا ہے۔ اس پہلے حصہ کی قیمت دو آنہ ۲ر ہے۔

دوسرا حصہ اور بھی زیادہ مفید ہے جس میں اس بات کا بخوبی ثبوت دیا گیا ہے کہ توریت اور انجیل جو اب موجود ہیں اصلی اور حقیقی کتابیں ہیں جو خدا کا لاتبدیل کلام ہیں۔ اسکے ثبوت کی ضرورت اس وجہ سے ہوئی کہ معترض کو علم تھا کہ نقلی اقتباسات سے کفارہ کا رد ناممکن ہے۔ اسلئے اُس نے یہ سوال اٹھایا کہ یہ کتابیں اپنی اصلی حالت پر نہیں رہیں۔ اسلئے پادری صاحب نے اس ثبوت کو ضروری سمجھکر نہایت عمدہ طور سے پایۂ ثبوت تک پہنچایا جو بہت غور کے لائق ہے اور ساتھ ہی نقلی دلائل کی تردید بھی خوب کی ہے۔ اور عہد اعمال و عہد فضل کا جو یک مشہور عقیدہ عیسائیوں میں شروع سے مانا جاتا ہے اسکے متعلق اعتراضات کا بھی عمدہ جواب دیا ہے دوسرے حصہ کی قیمت ۱ر ہے یہ دونوں کتابیں مصنف سے بہ پتہ پادری ٹامس ہاول صاحب [illegible] کلیسیا چرچ آف انگلینڈ لاہور سے ملسکتی ہیں۔ ہماری دانست میں یہ کتابیں ہر ایک عیسائی مناد کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ آجکل خاص طور سے مسلمان لوگ یہ سمجھکر کہ یہ مسئلہ دین عیسوی کا بنیادی مسئلہ ہے اسکی مخالفت میں تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ضرور ہے کہ انجیل کے بشیر بھی پورے طور سے ایسے معترضوں کے منہ بند کرنے کیلئے معز



اقتباس

فرض کی ادائگی

ایک سخت لڑائی میں ایک رجمنٹ مدد کے لئے جبکہ دشمنوں پر دھاوا ہو رہا تھا جا رہی تھی۔ راستہ میں میدان کارزار میں ایک سپاہی جاتے جاتے از حد حیرت زدہ ہوگیا۔ اس کے کرنل زخم تورہ لگا تھا۔ پر اُس نے اپنے باپ کی لاش کو پڑے دیکھا جو زخمیوں کے درمیان پڑا ہوا تھا جو ایک دوسری رجمنٹ میں ملازم تھا جو پہلے لڑائی میں کام کر رہی تھی ایک زخمی آدمی وہاں تھا جو باپ اور بیٹے دونوں کو جانتا تھا۔ اور اُس نے اشارہ سے اُس کو اُس کے باپ کی نسبت کہا۔ لیکن وہ سپاہی یہ کہہ کر کہ سب کچھ اچھا ہوگیا میدان میں چلا گیا اور جنگ گاہ میں جا کر لڑا اور لڑائی جیتی۔ اور واپس آکر اُس نے اپنے باپ کی لاش کو گاڑا اور اپنے گھر کو واپس آیا۔ اس نے پہلے اپنا فرض پورا کیا اور تب اپنے پیارے باپ کی لاش کو دفنایا۔ یہ فرض کی ادائگی ہے جو اس سپاہی نے پوری کی۔

این۔ سی۔

۴ **ضرورت** ۳

(۱)۔ ہوشیارپور کے دیہی ہسپتال میں کام کرنے کے لئے ایک عیسائی ہندوستانی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے اسسٹنٹ یا ہاسپٹل اسسٹنٹ کے درجہ کی ہو۔

(۲) ایک تعلیمیافتہ اور پاس شدہ نرس کی بھی ضرورت ہے درخواستیں ساتھ اپنی سند کی نقل کے مندرجہ ذیل صاحب کی خدمت میں بھیجی جاویں جو تنخواہ اور الاؤنس کی نسبت سوالوں کے جواب بھی دینگے۔

پادری کے۔ سی چٹرجی۔ ڈی۔ ڈی۔ ہوشیارپور۔

مفید کہانی

پھول منی کی فرمانبرداری

گزشتہ سے پیوستہ۔

لڑکی نے بہت کچھ پھسلایا۔ پر پھول منی نے کہا میں نہ جاؤں گی کیونکہ میں نے اپنی ماں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ ان کپڑوں کو ان کے آنے کے وقت تک طیار کر رکھوں گی۔ کیونکہ ان کی بڑی ضرورت ہے۔ اُن چھوٹی لڑکیوں نے بہت کچھ کہا اور ناراضگی بھی ظاہر کی۔ پر پھول منی نے اپنا کام نہ چھوڑا اور اُن کے ہمراہ نہ گئی۔ لڑکیاں مایوس ہو کر چلی گئیں اور اُس نے اپنا کام اپنی ماں کے آنے کے وقت تک پورا ختم کر دیا۔ جب اُس کی ماں واپس آئی۔ اُس نے اپنی بیٹی کے کام کو پورا دیکھا بہت خوش ہوئی اور اُسے اپنی چھاتی سے لگایا۔ اور کہا کہ میری عزیز بیٹی تم بڑی بہادر ہو۔ پھول منی نے جواب میں کہا کہ ماں میں نے کون سی بہادری کی؟ میں نے کسی کی جان تو نہیں بچائی کہ بہادر کہلاؤں؟ ماں نے کہا ہاں سچ ہے تم نے کسی کی جان نہیں بچائی۔ پر تم نے اپنے آپ کو جو جیت لیا پر یہ زیادہ تر مشکل کام ہے۔ بہ نسبت بہادری کرنے کے تم نے واقعی ایک بڑی بہادری کی ہے کہ اپنی طبیعت پر غالب آئیں میں خدا کا اس کے لئے بڑا شکر کرتی ہوں۔

باقی دارد

۲ **ضرورت** ۳

ایک عیسائی اُستاد جو سند یافتہ ہو یعنی اسکول کے لئے درکار ہو جو نیک چلن ہو۔ یہ مدرسہ گوشہ کے متروں کے لڑکوں میں ہے۔

المشتہر۔ پادری اے۔ ڈنکن۔ ڈسکی۔

گوشہ

پھولونکی کیاری

محبت شریعت کی تعمیل ہے

آپس کی محبت کے سوا کسی چیز میں کسی کے قرض دار نہ ہو۔ کیونکہ جو دوسرے سے محبت رکھتا اُس نے شریعت پر پورا عمل کیا ہے۔ کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر۔ اور ان کے سوا جو کوئی حکم ہو اُن سب کا خلاصہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ اس واسطے محبت شریعت کی تعمیل ہے۔

رومیوں $\frac{13}{8-11}$

کہاوتیں

غرض کا باولا اپنی گاوے۔

اپنے مُنہ میاں مٹھو۔

اپنی نیند سونا اپنی نیند اُٹھنا۔

اپنا وہی جو اپنے کام آوے

بھانڈوں سنگ کھیتی کی گا بجا کے اپنی کی۔

کسی کو اپنا کرے یا کسی کے ہو رہو۔

کیا پردیسی کی پریت کیا پھوس کا تاپنا۔ دیا کلیجہ کاڑھ ہوا نہ اپنا

نیا حکیم دے افیم۔

ات کا بھلا نہ برسنا ات کی بھلی نہ دھوپ۔ ات کا بھلا نہ بولنا ات کی بھلی نہ چپ۔

جب اپنی آنکھ ہی تو دوسرے کی آنکھ سے کیا دیکھیں؟

مسلمانوں میں واپسی کی لہر

The receding Moslem wave.

By

Rev: J. P. McNaughton.

ترجمہ از رسالہ میڈیکل مشنری۔

موجودہ جنگ ٹرکی و بلقان نے یورپ کے نقشے کو بدلنے کے علاوہ کئی ایک بڑے نتیجے پیدا کئے ہیں۔ عرصہ ۵۰۰ برس کا گذرا کہ نیم شائستہ اور متعصبانہ اسلامی گروہ یا بنی کی فتح کرنے والی سپاہ یورپ میں داخل ہوئی۔ اس وقت یہ اسلام کا جھنڈا عروج پر تھا اور تمام براعظم یورپ اس سے تھرتھراتا تھا۔ محمدیت کی لہر نے اپنے مذہب کی شوریدہ سری سے ہر ایک چیز کو اپنے سامنے رکھ لیا۔ جب تک کہ وہ وائینا کی دیواروں تک پہونچ نہ گئی۔ اور وہاں آکر نے اپنا تمام زور لگایا۔ پر اس کے بعد زوال شروع ہو گیا۔ اور ایک ایک کرکے ٹرکی نے اپنے یورپین مقبوضات کو کھو دیا اور اب صرف تھوڑا سا علاقہ باقی ہے۔ جہاں اب سلطنت عثمانیہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

۵۰۰ برس کے خیموں میں رہنے والے بہادروں کی اولاد اب مفتوح اور بے دل ہو کر واپس ایشیا کو جا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ دو لاکھ پچاس ہزار مسلمان قسطنطنیہ میں پہونچے ہیں تاکہ وہ ایشیائی ترکی میں جا کر آباد ہوں۔ اور کم از کم پچاس ہزار اور بھی آنے والے ہیں۔ اسبات پر ذرا خیال کرنا چاہئے کہ ان نقل مکان کرنے والوں کا جا بجا اپنی ویسی ہی حالت لیکر واپس جا رہے ہیں۔ کیا ترقی کی ہے؟ یورپ میں ۵۰۰ برس تک رہنے سے ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ ویسے ہی کند ذہن جیسے کہ تھے۔ یہ گروہوں کے تمام قسم کی ہمہ اور حوصلہ والی باتوں سے خالی نظر آتے ہیں۔ مطلق العنانی کے حاصل ہوتے ہوئے وہ کسی قسم کی ترقی کے محرک نہ ہوئے اگرچہ انہوں نے صدیوں تک یورپ اور شائستہ قوموں کے آستانہ پر ساتھ رہنے کا موقعہ حاصل کیا مگر کسی قسم کی ترقی انہوں نے نہ کی اور اب فاتح فوج کے سامنے انہی رستوں سے ایشیا کو واپس جا رہے ہیں۔ جہاں سے کہ ان کے بزرگ فتح مند اسلامی فوجوں کے ساتھ آئے تھے تعجب ہے کہ کوئی نئی بات اتنے برسوں کے عرصے میں ان میں قطعہ نہیں آتی۔ واپسی کے وقت وہی چھکڑوں کی گھٹڑیاں۔ وہی قدیم بیلوں کی گاڑیاں۔ چوپایوں کی کوتاہ قد نسل کے وہی جانور بہت سی چال سے چلے جا رہے نظر آتے ہیں۔ اور خانہ داری کی ویسی ہی چیزیں پرانے نمونے کی جیسی ان کے پہلے بزرگ استعمال کیا کرتے تھے دکھلائی دیتی ہیں۔ اور حال کے زمانہ کی نئی ایجاد کی ایک عمدہ چیز بھی ان میں پائی نہیں جاتی۔ میں پورے دو گھنٹہ تک ان کا یہ نظارہ دیکھتا رہا۔ اور اسباب کی گاڑیاں جن کا شمار سینکڑوں تھا میں نے ایک کرسی یا کوئی دوسری آرام کی چیز نہ دیکھی جو کم از کم ہر ایک غریب مسیحی کے گھر میں موجود ہوتی ہے۔ جو ان کے ساتھ ان علاقوں میں رہتے ہیں۔

جنگ بلقان کی شکل ایک فقرے میں ہے۔ کہ وہ تلوار کی نوک کے زور سے ترقی کرنے والے لوگوں کے مطابق ۵ سو برس کی عادات اور دستورات کو ٹھیک کرے گا اور کہ مسیحی لوگ دین عیسوی کی عمدہ تاثیر کے ساتھ قومی تجارتی اور اخلاقی ترقی کو پھیلا دیں گے۔ ترکی سلطنت ایسی ترقی کی تجاویز کے لئے سد راہ ہے۔ اور اس کے لوگوں نے اس گری ہوئی حالت کی برداشت نہ کرکے یہ جرات اور دلیری کی ہے کہ سر اٹھایا ہے اور یہ جنگ جاری ہوئی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ نے اپنے سب سے اچھے علاقوں میں اتنی مدت تک ایسے لوگوں کو ایسی حکومت کرنے دی جس نے ان کا کچھ نہ بنایا۔ بلکہ تہذیب کی جگہ ابتری پھیلائی ہے۔ یورپین ترکی میں اور ایشیائی ٹرکی میں بھی بہت سی مشہور شائستگی کی مثالیں موجود ہیں جو ان نیم وحشی فاتح مسلمانوں نے برباد کر چھوڑی ہیں۔ جو اپنے ساتھ بڑے تنگ قسم کے قانون و دستورات اور ایک عجیب عقیدہ (یا مذہب) لائے چنداں ضرورت نہیں کہ ان کے نتیجوں کا بیاں یہاں کیا جاوے لیکن یہ مشاہدہ کہ بلقانی افواج نے چند ہفتوں میں ترکی کی بڑی فوجوں کو منتشر کر دیا اور قید کر لیا اور بڑے بڑے قلعوں کو جیت لیا صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اب وہ کیسی کمزور قوم ہو گئی ہے۔ ان میں حب الوطنی نہیں رہی۔ کوئی حوصلہ نہیں رہا۔ کوئی لائق پیشوا ان میں پائے نہیں جاتے۔ اگرچہ انہوں نے جرمن کے جرنیلوں سے تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کی کمسریٹ میں کوئی عمدہ انتظام نہ تھا اور علاوہ ازیں صحت کا انتظام بھی ناقص تھا جس کے سبب سے ہیضہ اور دیگر امراض نے جنگ سے زیادہ لوگ تباہ کر ڈالے۔ یہ تمام باتیں ان کے دستوروں اور مذہب کی خرابی کو ظاہر کرتی ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ ان واپس جانے والوں کا کچھ حال لکھوں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں یہ دیہاتی مظلوم لوگ اپنے کھیتوں گھروں اور وطن کو چھوڑیں اور ایشیا کو جاویں۔ جہاں پہ جا کر ان کی مفلوس حالت بہتر نہیں ہو سکتی؟ اگر ہم ان واپس جانے والوں کے تین حصے کریں تو یہ سوال حل ہوگا۔

اول۔ وہ لوگ جن کو خوف ہے کہ جن کو انہوں نے لوٹا ہے اور سالہا سال تک دکھ دیا ہے اپنا قصاص لینگے۔

دوئم۔ متعصب مسلمان جو کسی طرح سے عیسائی حکومت کو قبول نہیں کرتے۔

سوئم۔ وہ بڑا گروہ جو بلقانی فوجوں کے سامنے سے بھاگا اور اپنے سپاہیوں سے گرفتار ہوا۔

اپنے پرانے جنگلی دستور کے موافق ان لوگوں نے تمام دیہات کو چھوڑتے وقت آگ سے جلا دیا۔ اور رستہ چلتے وقت بھی دیہات کے باشندوں کو خوب لوٹا۔ ان کے چوپائے اور جو کچھ ہاتھ لگا چھین لیا اور قسطنطنیہ کا رستہ لیا۔ جہاں پر شاہ سلطان جہاں پناہ حکومت کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہاں ان کو آرام ملیگا۔ لیکن یہ بیچارے جب دار الخلافہ میں پہونچے تو نہایت گھبرا گئے۔ جہاں جہاں پناہ کی جگہیں مدرسوں مساجد وغیرہ ہیں وہ بھر گئیں۔ گلیوں میں بیل گاڑیوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ بھیڑ بکریوں کے گلے اور دوسرے جانوروں کے جھنڈوں سے گزرگاہیں اٹ گئیں دن اور رات چوپایوں کا بولنا سنائی دیتا تھا اور بچوں کے رونے کی آوازیں آتی تھیں۔ اور یہ حالت دیکھ کر لوگ اپنے ہی سپاہیوں پر لعنت کرتے تھے۔ فوراً ان کے پاس جو کچھ تھا بقالوں کے ہاتھ جا پڑا۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے جانور بھی نہایت سستی قیمتوں پر بیچنے پڑے۔ اور جب حاکم وقت کو ان کی نسبت مشکلات معلوم ہوئیں تو سختی اختیار کی گئی۔ اور فوراً حکم ہوا کہ ایسے اور



لوگ دارالخلافہ میں گشت نہ پاویں۔ جب اس طرح سے دارالخلافہ سے بندش ہو گئی تو اب یہ سیلاب سین سٹیفینو کی طرف بہ چلا جو اس دارالخلافہ کے نواح میں واقعہ ہے۔ مگر وہاں فوراً پہنچنے نے اُن کو تباہ کیا۔

ان تمام واقعات کی حقیقت سے بخوبی واقفیت حاصل کرنے کے لئے میں یہاں پہ سر اڈیون پیرس صاحب کے بیان کو نقل کرتا ہوں جن کے چشم دید معزز لوگوں کے بتائے ہوئے حالات ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ سین سٹیفینو کے بیماروں اور زخمیوں کے حالات سخت بے انتظامی میں دیکھے گئے ہیں۔ اس لڑائی کے بعد جو لوگ وہاں پر اپنے موسم گرما کے گھروں کو دیکھنے کے لئے گئے بیان کرتے ہیں۔ کہ مردوں اور سسکتوں کی لاشیں گلیوں میں پڑی تھیں۔ جن کا کوئی پرساں حال نہ تھا۔ پادری رابرٹ فریو صاحب متعلقہ پرسبیٹرین مشن فری چرچ جو ایک دوسرے انگریز کے ساتھ گئے تھے بیان کرتے ہیں کہ خبر دی گئی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن جب وہ یونانی مدرسہ کے کمرے میں گئے جن میں بیمار لوگ تھے اُس نے دیکھا کہ ۵۰ سپاہی کچھ مردہ اور کچھ نیم مردہ فرش پر پڑے ہوئے ہیں۔ جس کی بابت کہا گیا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ ایک دوسرے پر وہ ایسے نزدیک پڑے ہوئے تھے کہ ان کو ایک کے اوپر چڑھ کے دوسرے تک پہنچنا پڑتا۔ اُن کی خبر گیری کیلئے کوئی نہ تھا جو اُن کو خوراک دیتا یا کم از کم مردوں کو زندوں سے الگ کرتا۔ ترک افسروں کی زبان سے شاید یہی نکلتا کہ "ان کو مرنے دو"۔

دارالخلافہ کو خالی کرنے کیلئے بہت سے ایسے لوگ جو بے در اور بے گھر تھے کشتیوں پر چڑھا کر باسفورس سے ایشیا کو بھیجے گئے۔ اور یہ نہیں بے سروسامان چھوڑے گئے۔ کہ وہ خود اپنے لئے کوئی رہائش تلاش کریں۔ ان کے باپ دادوں کے قدیم مکانوں میں اُنکو خیر مقدم کرنیوالا کوئی نہ تھا کیونکہ ہم مذہب نے دیکھا کہ اب اتنے لوگوں کے لئے کہاں سے خوراک وغیرہ مہیا ہو تو انہوں نے ان سے کہا کہ آگے چلے جاؤ۔ آخر کار سرکار نے ایک ضلع مقرر کیا۔ جہاں وہ آباد ہو دیں۔ لیکن وہ مقام اتنی دور تھا کہ بہت اُن میں سے زندہ نہیں پہونچ سکینگے

باقی آئندہ

مراسلات

مسلمان اور مسلمانوں کی مروجہ بائیبل

امرت سر کا مسلمان اخبار دیکھکر ہمیں اسلام کی حالت کا دینی اور روحانی معلومات کا نقشہ صاف نظر آتا ہے کہ باوجود اس قدر روشنی علم و عقل کی ترقی کے انہوں نے آگے قدم نہیں بڑھایا یہ ہر وقت مرغ کی ایک ہی ٹانگ کا راگ گاتے رہینگے۔ زمانہ قدر سے پیشتر جو اعتراضات بائیبل پر رحمت اللہ نے کئے تھے۔ اور جن کے جواب بارہا دیئے گئے کتابیں موجود ہیں وہی کہنہ اور بوسیدہ خیالات اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ہدایت المسلمین۔ اظہار عیسوی دیکھو۔ مسلمانو آنکھیں کھولو۔ کیوں اپنے علم و عقل کی خاک اڑاتے ہو۔ دنیا میں بائیبل ابتدا سے ایک ہی ہے۔ کوئی دوسری بائیبل نہیں۔ وہی ہے جس کو محمد صاحب کا کلام مان چکا ہے۔ جس پر قرآن شاہد ہے۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ شرم کرو کہ جس بائیبل پر تم اعتراض کرتے ہو وہی ہے جس کو تمہارا خیر المرسلین بھی قرآن میں توریت انجیل مان چکا ہے۔ بلفظ مروجہ بائیبل لکھکر تم دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہو۔ کہ یہ اصلی بائیبل نہیں۔ اے دل اور کان کے نامختونو آج تک تم نے ہرگز کوئی دوسری بائیبل بھی نہ دکھائی۔ جس سے دنیا کو معلوم ہوتا کہ مسیحیوں نے یہ بائیبل جعل کیا ہوا ہے جیسے کہ مسٹر دہرمپال نے آریوں کو بنارس کی ستیارتھ پرکاش دکھا کر ثابت کر دیا کہ مروجہ ستیارتھ پرکاش دیانند کی نہیں۔ یہ جعلی کتاب ہے۔ اصلی وہ ہے جس کو دہرمپال پیش کرتا ہے۔ جسکا جواب آریہ نہیں دے سکتے۔ ایسا کرکے آپ نے ہمیں کبھی قائل نہ کیا اور جو اعتراضات آپ نے بائیبل پر کئے ادا کرتے ہیں اُن کے جوابات بارہا دیئے گئے۔ جن کے جواب الجواب کے آپ مقروض ہیں اور ابتک مقروض رہینگے۔

۸ مارچ کے اخبار مسلمان میں کسی محمد ادریس خانصاحب نے مروجہ بائیبل پر وہی کہنہ مشق اعتراضات کئے ہیں جنکا جواب مولوی عماد الدین صاحب اور پادری ٹھاکر داس صاحب اپنی کتابوں میں بخوبی دے چکے ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ان کتابوں کے دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے بس وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مولوی رحمت اللہ کی کتاب سے چند اعتراض لئے اور مضمون دھر گھسیٹا۔ مرد میدان بن گئے۔ اخبار کے ایڈیٹر بھی کالم پری کی خاطر جو ناپ شناپ ملا درج اخبار کر دیتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ کہیں خاک اڑانے سے چھپتا ہے چاند۔ یہ خاک انہی کے سر پر پڑتی ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ

ماہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند۔

یہ اعتراضات عموماً سہو کاتب ہیں جو اکثر انسان سے ہوتے ہیں قرآن بھی ان سے خالی نہیں۔ اگر اعتبار نہ ہو تو ماسٹر رام چند مرحوم کی کتاب تحریف القرآن دیکھیں جس میں انہوں نے نہ صرف سہو کاتب ثابت کیا ہے بلکہ خاص تحریف ثابت کی ہے۔ حیرت ہے کہ چھلنی چھاج کو طعنہ دیوے۔ جب خود تمہارا گھر شیشہ کا ہے تو دوسرے گھر پر کس طرح پتھر مارتے ہو۔ بائیبل وہی بائیبل ہے۔ جو خداوند مسیح کے وقت میں تھی۔ یہ وہی ہے جو محمد کے وقت میں تھی۔ لیکن قرآن وہی نہیں جو محمد صاحب کے وقت میں تھا عثمان نے ایک نیا قرآن گھڑ کر رکھدیا۔ باقی پرانے قرآن سب جمع کرکے جلا دیئے۔ اصلی قرآن کہاں ہے تم خود بھی مانتے ہو کہ عثمان جامع قرآن ہے۔ اور جن قرآنوں سے مروجہ قرآن تالیف کیا تھا انکو جلایا کیوں جلا دیا۔ محمدی اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ اس کا جواب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ آپس میں متضاد تھے۔ ورنہ جلانے کی کیا ضرورت تھی۔ مرحوم اکبر مسیح اور پادری ٹیسڈل صاحب نے ینابیع الاسلام میں ثابت کر دیا ہے کہ یہ قرآن کہاں سے پیدا ہوا جس پر آج مسلمان فخر کرتے ہیں۔ بت پرستوں یہودیوں مسیحیوں سے حق و باطل لے کر خوگیر کی بھرتی کر دی ہے۔

خیر ان باتوں سے ہمیں کیا واسطہ مگر جو اعتراض وہ بائبل پر کرتے ہیں یہ عموماً سہو کاتب ہیں۔ مثلاً ایک جگہ لکھا ہے کہ ۲۰۰ جو دوسری جگہ لکھا ہے ۲۰۰۰ ہزار یک صفر کی غلطی اور نقطہ کا ہیر پھیر ہے۔ اور اگر عربی یا عبرانی قاعدہ کے موافق لکھا جاوے۔ تو احمد یا محمد ہوگا۔ اب اس میں ذرا سی مروڑی کا فرق ہے۔ کون عقلمند کہیگا کہ اس میں یہ غلطی ہونے سے کتاب باطل ہوگئی۔ اس میں تو یہود و نصاریٰ کی کمال نیک نیتی اور دیانتداری اور امانتداری ثابت ہے۔ اگر وہ چاہتے تو وہ ان غلطیوں کو دور کر سکتے تھے۔ مگر اُن کو جرات نہیں ہوئی کہ کلام میں دست اندازی کریں۔

آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ اخزیاہ کے مرنے کے بعد ہی فوراً یہورام بادشاہ ہوگیا تھا۔ معلوم نہیں کہ اُن فسادوں اور خانہ جنگیوں کے درمیان بادشاہ کی وفات کے بعد کتنا عرصہ گذرا اور وہ کتنے برس بعد اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا۔ ایک معمولی عقل کا آدمی بھی ایسی باتیں سوچ سکتا ہے۔ مگر ان مسلمانوں کو تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہوا ہے کہ وہ ذرا بھی عقل سے کام لینا نہیں چاہتے ہاں یہ چاہتے ہیں کہ سارے عیسائیوں کو دیکھنا جانے نہ پائیں۔ ان مسلمانوں کا ہمارے ساتھ تو وہ سلوک ہے جیسا کہ ایک مثال بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت بڑی زبردست اور لڑاکی تھی۔ بات بات پہ خاوند سے جھگڑتی رہتی تھی ایک دن اس کو کوئی بات خاوند کی نہ ملی کہ جس کے سبب اُس سے جھگڑا کرے۔ خیر جب خاوند روٹی کھانے بیٹھا تو وہ خاوند سے کہتی ہے کہ روٹی کھاتے وقت تیری ڈاڑھی کیوں ہلتی ہے۔ بس مسیحیوں کی ڈاڑھی ہلنا بھی جرم میں داخل ہے۔

باوجودیکہ بائبل میں ۶۶ کتابیں ہیں اور ان کے سب کے مصنف مختلف صدیوں میں تھے اور مختلف زبانوں میں یہ کتابیں تصنیف ہوئیں۔ مگر اصول میں فرق نہیں اصول ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے۔ انسان گنہگار ہے۔ خدا اُس کو بچانا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کو پیار کرتا ہے۔ کیونکہ

خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے
اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان
لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی
پاوے۔

بس اے محمدی صاحبان آپ ہزار غلطیاں اپنی اسلامی عقل سے بائبل میں نکالیں۔ اس پر اعتراض کریں لیکن ساری بائبل سے یہی اصول نکلیگا۔ عادل خدا نے رحم سے اپنی کفارہ کے ذریعہ گنہگاروں کو بچا لیا مگر آپ بچنا نہیں چاہتے تو سوچ کریں۔ اگر آپ مسیحیوں سے تنگ ہیں تو ٹرکی میں چلے جاویں۔ وہاں آپ کو اسلام کی حقیقت معلوم ہوگی۔ میاں آپکو آرام کی گرانی ہے۔ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب جس قدر آپ چاہیں گالیاں دیویں کیونکہ گو سوائے گالیوں کے اور کیا کر سکتا ہے۔ ترکوں نے بلقانیوں سے اس قدر مار کھائی ہے کہ ابھی گذشتہ ہفتہ ۳۰ ہزار ترک جنگی سپاہی جنینا میں یونانیوں نے گرفتار کرلئے۔ اب اس کا کیا جواب ہے؟ گالیاں اگر مقصود ہوں تو زمیندار۔ وطن۔ وکیل۔ کامریڈ۔ پیسہ۔ اخبارات ملاحظہ فرما دیں۔ لیکن خدا نہ کرے کہ ہم آپکو برا کہیں۔ آپ برا کہتے ہیں۔ ہم بھلا مناتے ہیں۔ دعائے خیر کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم آپکو پیار کرتے ہیں۔

لگتی ہیں گالیاں بھی تیرے منہ سے کیا بھلی
قربان تیرے پھر مجھے کہہ لے اسی طرح

راقم ابو الفضل۔

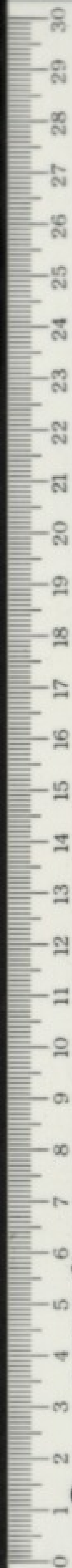
ریورنڈ ڈبلیو۔ اے مینسل صاحب ڈی۔ ڈی کی قدردانی

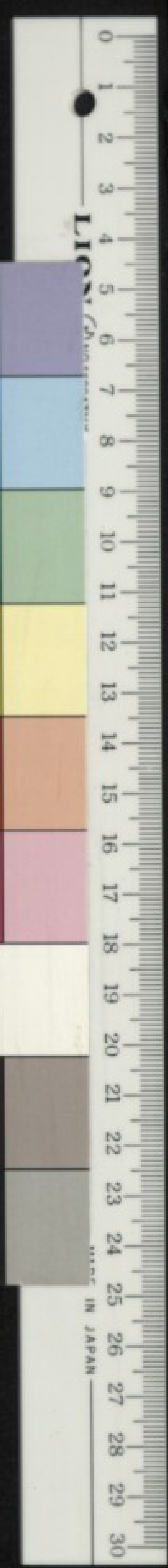
از ریورنڈ۔ جے۔ ایف۔ ٹی۔ ہیلنز۔ ایم۔ اے۔ کوہ مصوری
(مترجم مسٹر پی۔ ڈی فلپس)

چونکہ مجھ کو مرحوم ڈاکٹر مینسل صاحب جنت نشین سے اُن کی پوشیدہ و ظاہرہ زندگی میں واقفیت رکھنے کا شرف و استحقاق حاصل ہو چکا ہے۔ میں جو اُن کی یادگاری میں ایک ادنیٰ ہدیہ خیال کرتا اور اُن کے اس قابل تعریف سیرت کی چند صورتیں مذکور کرنا چاہتا ہوں جو کہ مسیحی مذہب کی بدولت گویا ریحانہ معاوضہ میں آراستہ ہو کر خود اپنے تئیں بہت کچھ زینت بخشتی تھی۔

حالانکہ وہ اپنی خاص کلیسیا کے ایک سرگرم پیرو تھے تاہم اس کلیسیا نے اُن کی دوستانہ عادتوں کو ہرگز مقید کر رکھا تھا۔ اور نہ انہوں نے کلیسیائی پابندی کے سلسلہ پر منافرت کی دیواروں کو قائم کیا۔ بلکہ اُن تمام کی جانب جو خداوند مسیح کو پیار کرتے ہیں ان کے کشادہ دل میں فیاضی اور قدردانی کی روح پائی جاتی تھی۔

حضرت سلیمان کے ہیکل کے ستونوں کے آخر میں کہ جن سے ہیکل کی بارگاہیں آراستہ تھیں گل سوسن کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ ایسے ہی بعض آدمیوں کی سیرت میں مثل ان ستونوں کے چپل ایمان کے مضبوط و توانا تو البتہ ہوتے ہیں لیکن اُن کے برعکس اُن میں گل سوسن کے نقش کا نشان تک نہیں ہوتا کیونکہ وے غیر شادی صفات سے محروم ہوتے ہیں۔ پر ڈاکٹر مینسل صاحب میں شادی و غیر شادی دونوں صفات عجیب و غریب طور پر وابستہ تھیں۔ اُن کی سیرت کی خوش اطوار ادائی اور اُن کے حلم و صبر اور اُن پسندیدہ افعال کے ذریعہ جنکا تذکرہ مقدس پولوس نے صفائی سے اپنے زبور محبت میں کیا ہے۔ ڈاکٹر مینسل صاحب میں اُن کی طبعی قوت عزم و جرات و دیگر مردانہ خوبیوں کو اور بھی زیادہ رونق نصیب تھی۔





کفڑن کے علاوہ مختصر سلسلہ درس دینے کے موقعہ پر مجھے
ان کے گھر میں مہمانہ ہونے کا فیض و مسرت حاصل ہوئی (اور
در اصل میں رہ آخری مہمان تھا جس کی خاطر مدارات انہوں نے اپنی
زندگی کے آخری چند ہفتوں میں کی) اور تب میں نے جملہ تمام ان کی
اخلاقی صفات کے گلدستہ کو ملاحظہ کیا۔

کیوں ایسا لایق آدمی اپنے عالم شباب میں اور ہندوستان
جیسے محتاج ملک سے اُٹھایا گیا۔ یہ ان اسرار میں سے ایک ہے جن
سے حالانکہ ایمان تو نہیں پر عقل تو ضرور مایوس و حیران ہو جاتی ہے عقل
محدود و واقعی اس وقت اس پوشیدہ راز سے واقف ہے اور
ممکن ہے کہ عقل محدود بعد ازیں اس کو سمجھ سکے۔ لیکن ان مسیح کے سول
کا صبر اسی میں ہے جو یہ ماننے پر راضی ہیں کہ زمانہ کے ایسے سے ابدیت
کی مودستائش کا باعث ہونگے جبکہ اُس کے نور میں وہ نور
دیکھینگے۔ ممکن ہے کہ کوئی ادنیٰ تر خدمت جو کہ ہندوستان میں
دستیاب نہ ہو سکے اسباب کا خاص سبب تھی۔ جس کی وجہ
سے ایسے لائق آدمی جیسے ڈاکٹر ڈبلیو اے جینل ڈاکٹر اے بایچ
یونگ اور ڈاکٹر چیل صاحبان یہاں سے بلائے گئے۔ چاہئے کہ ان
کی روانگی سے ہمیں نئی سرگرم تحریک دعا مانگنے کی حاصل
ہو کہ فصل کا مالک نئے مزدور اپنی فصل میں بھیج دیوے۔

خاتمہ۔

ضرورت

کیا کسی صاحب کو شورٹ ہینڈ رائٹر اور ٹائپسٹ۔
Short-hand writer & Typist
کی ضرورت ہے جو کہ انگریزی خط و کتابت میں اچھی استعداد
رکھتا ہو۔ تنخواہ واجبی لی جاوے گی۔ برائے نوازش مفصلہ
ذیل پتہ پر مطلع فرماویں۔

مارشل ڈیویس
کمونڈ اسٹیٹ۔ شاہجہانپور۔ یو۔پی۔

ایفائے عہد کی ضرورت

وعدہ کو پورا کر دینا راستی اور صداقت کی دلیل ہے۔ جو لوگ وعدہ کر کے پھر جاتے ہیں وہ صداقت کے فرزند کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ خداوند مسیح نے بھی جب اُس نے دیکھا کہ کسی شخص کا ایمان اُس پر لانے کی دلیل ہو چکی تھی۔ رحمت سے رد نہیں کیا۔ بلکہ اُس نے اپنی مہربانی اور محبت کو ظاہر کر دیا۔ جس طرح پر ایک یہودی کو دریا کے کنارے صرف نیک اعتقاد ماننے پر اُس نے دریا سے پار کر دیا تھا۔ یہ بھی ایک قسم کا ایفائے عہد تھا کہ اگر کوئی روحانیت کو قبول کرے گا میں ضرور اُس پر مہربانی کا سایہ ڈالونگا۔ تو آدمی اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں کیوں گھبراتے ہیں۔ اس واسطے جب کسی نیک بات کے کرنے کا اقرار کرو اور اُس میں روحانیت کے برخلاف کوئی عمل بھی مد نظر نہ ہو۔ تو ضرور اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو دروغ گوئی کا اتہام تم پر لگا دیا جاوے گا۔ اگر تم اپنے وعدے ایفا کرنے میں پس و پیش کرتے ہو۔ اور خواہ مخواہ اُمیدواروں کو جھوٹ بولکر گمراہ کرتے ہو تو تم شیطان کے فرزند ہو۔ تم نے گویا خداوند مسیح کے سچے احکام کی پیروی نہیں کی۔ جھوٹ کا ثمرہ گنہگاری ہے۔ اور گنہگار کبھی عدالت سے نہ بچینگے۔ جب ایفائے عہد نہ کرنے سے گنہگاری لازم ہے تو تم کیوں جھوٹے وعدے کرنے کے عادی بن گئے۔ راست اور سچ کہنے سے نہ گھبراؤ۔ بلکہ جو کچھ کہنا ہو صاف منہ پر کہہ دو۔ یہ نہ کہو کہ میں کل فلاں کام تمہارا ضرور کر دونگا۔ اور دل میں یہ خیال ہو کہ اس وقت اس کو ٹال دونگا۔ بعد میں ایفائے عہد ضروری نہیں۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے جو انجیل کی بشارت سے محروم ہیں۔ وہ ایسے وعدے وعید بہت کرتے ہیں۔ اور آخر کو اپنے ان سے ہٹ کر ناراستی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نیت کے اچھے ہیں۔ اور خداوند پر ایمان لاتے ہیں تو ہم کو بھی اس کے نمونہ تقلید کرنی چاہئے یعنی اندر اور باہر ظاہر و باطن ایک سا رکھنا چاہئے۔ اور کبھی جھوٹ بولنے کی عادت اختیار نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے ہزار ہا طرح کے عیب ہم میں جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ صاف دل کی پہچان یہ ہے کہ وہ

اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے اور دوسروں سے بھی پورا کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ ظاہرداری پر رہتے ہیں۔ ان کو کلام کی تشبیہ سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

راقم حکیم سید کریم امین۔ برق۔ ننگاہ
ضلع جہلم

ایک اور نوجوان سخی سرور مسیحی ہوگیا

سخی سرور ڈیرہ غازیخاں شہر کے جنوب و مغرب کی طرف بیس میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ پہلے یہ قصبہ ڈیرہ غازی خاں سے تیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ لیکن چونکہ بسبب طغیانی دریائے سندھ کی ڈیرہ غازیخاں دس میل پیچھے ہٹ کر از سر نو آباد ہوگیا ہے۔ اس لئے اب تیس میل کے بجائے بیس میل رہ گیا ہے۔ یہ قصبہ ایک پہاڑی کے اوپر واقعہ ہے۔ جس کی بلندی تقریباً ۵۰۰ فیٹ ہے۔ اس قصبہ میں پانچ اقوام کی آبادی ہے۔ کاہیں کھلنگ۔ شیخ۔ لڈی۔ ہندو۔ سخی سرور تین اقوام کی ملکیت ہے۔ یعنی کاہیں۔ کھلنگ۔ شیخ۔ یہ تین اقوام سخی سرور کی آمدنی سے اور بھی مختلف پیشہ جات کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ مثلاً کھیتی۔ سوداگری۔ اونٹ بیل کرایہ پر چلانا بہت پسند کرتے ہیں۔ اور یہ سب برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں۔ جو کہ محمد صاحب کا کلمہ تک بھی پڑھنا نہیں جانتے۔ اور یہی حال ہندوؤں کا ہے۔ اپنی دوکانداری اور تجارت پیشہ میں مگن رہتے ہیں۔ دین و مذہب کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ اس قصبہ میں ایک پرانی قبر ہے۔ جو کہ سخی سرور صاحب کی خانقاہ کہلاتی ہے۔ بہت دور دور سے آکر لوگ زیارت کرتے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ جس کا بیان بندہ کبھی پھر اگلے پرچے میں ہدیہ ناظرین کریگا۔

سخی سرور کا احوال تقریباً تین دفعہ شائع اخبار نور افشاں ہو چکا ہے۔ جس کے نامہ نگار منشی نبی بخش صاحب اور ڈاکٹر خیر الدین صاحب تھے۔ اس نامہ نگاری کا مقصد خاص کر

بندہ کے مسیحی ہونیکا تھا۔ خدا باپ کا شکر ہو کہ ایک اور نوجوان ہمو خاندان خداوند یسوع مسیح کی منڈلی میں شامل ہو گیا ہے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر کچھ عرصے سے سرکار گورنمنٹ کی طرف سے ایک اپر پرائمری سکول جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ساٹھ اسی تک لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پہلے ہیڈ ماسٹر ایک مسلمان بنام غلام حسین صاحب تھے۔ اُس وقت تقریباً بیس تیس لڑکے داخل تھے۔ جس کا باعث یہ تھا کہ ہندو لوگ مسلمان ماسٹر کی ناتفاقی میں آکر لڑکے کم داخل کرتے تھے اور مسلمان تو آپ جاتے ہی ہیں۔ مگر ان کو تعلیم کا شوق کم تھا۔ لیکن اب ۱۹۰۹ء میں بنام گیلا رام صاحب ہیڈ ماسٹری پر قایم ہوئے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ آجکل ساٹھ ستر لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ یہ شخص بہت ہی نیک بخت اور ملنسار ہے۔ اور جس کے باعث سکول اب بڑی ترقی پر ہے۔ اسی سکول میں سادہو رام پڑھتا تھا اور کبھی کبھی ڈاکٹر خیر الدین صاحب کے پاس جو کہ نہایت ہی مسیحی طبیعت اور ہر دلعزیز شخص ہے۔ جاتا اور ڈاکٹر صاحب اُس کو بڑی خوشی اور محبت کے ساتھ نجات دہندہ کی خوشخبری سناتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سادہو رام اپر پرائمری پاس کر کے جالندھر شہر میں آکر خداوند یسوع مسیح کی منڈلی میں شامل ہو گیا۔ اب وہ دونوں میاں بیوی میاں کی بستی جو کہ جالندھر شہر سے دو میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ رہتے سہتے ہیں اور سادہو رام مشن کی طرف سے لڑکے پڑھاتا ہے۔ اب ہم تینوں جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب کا نہایت ہی شکریہ ادا کرتے اور اُس مردہ یعنی قبر پرستی سے چھوٹ کر زندہ خداوند نجات دہندے کی پرستش میں خوب لگ رہے ہیں۔ اور دعا مانگتے ہیں کہ خداوند خدا وہ دن جلد لاوے کہ یہاں کے لوگ اس قبر پرستی کو چھوڑ کر زندہ خداوند نجات دہندہ کی پہچان حاصل کریں۔

الراقم

خاکسار۔ فاضل مسیح از نکودر ضلع جالندھر

پنجاب

مذہبی جلسے اور مباحثہ

سلسلہ کے لئے ۲۰ مارچ سے آگے

احمدیوں کی تیاری

مسیحیوں کی طرح احمدیوں نے بھی جو مرزا غلام احمد صاحب کے چیلے ہیں۔ جلسوں میں آنے کی تیاری کی۔ پہلے پہلے تو ایک دو دن سنتے رہے کہ اس علاقہ کے احمدیوں نے بھی قادیان سے مولوی صاحبان منگوائے ہیں آخر سننے کے موافق ہو گیا۔ اور دو مولوی صاحب یعنے سردار محمد یوسف صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب تشریف لائے۔ اور علاقہ کے دیگر احمدی بھائی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جو پاس سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ کر دکھلائینگے پر موقعہ پر حال کچھ اور شور رہا۔ جس کا ذکر آگے موقعہ پر ہو گا۔ میرے خیال میں اس سے بہتر مولوی صاحب ہوتے اور وہ اس مباحثہ میں تشریف لاتے تو بہت اچھا ہوتا۔ پر شاید ان سے بہتر قادیان میں مولوی نہ ہوں۔ اگر ہوں تو قادیان کے انچارج نے ان کو بھیجنے میں بڑی غلطی کی۔ مذہبی واقفیت جو ایسے جلسوں اور مباحثوں میں درکار ہوتی ہے۔ ان کو ہرگز نہ تھی اور نہ وہ سلیقہ اور طریقہ مباحثہ سے واقف تھے۔ جو کچھ ان سے [illegible] ہو سکا اُن کے نمبر پر ذکر آجائیگا۔

مسلمانوں کی تیاری

مسلمان بھائی بھی جلسہ میں حصہ دار ہوئے۔ پر خوب ہوئے۔ جو کچھ ان سے ہو سکا کچھ فروگذاشت نہیں کیا۔ خوب ہمت دکھلائی انہوں نے صرف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بلایا۔ مولوی صاحب کو دینی اور علمی واقفیت اچھی ہے۔ اکثر دینی مباحثہ میں شامل ہونے کے کئی موقعہ دیکھے ہیں۔ مباحثہ کی نشیب و فراز سے واقف ہیں۔ اُن کے ہمراہ بھی اُن کے ہمخیال مسلمان اُن کے ساتھ شامل تھے۔ بات کا سلیقہ اور نرم کلامی اور فروتنی کی آگ مولوی صاحب نے خوب ہاتھ میں رکھی۔ جس کا ذکر ان کے نمبر پر آگے آئے گا۔ دانا اور ہوشیار خوب ہیں۔ مسیحیوں کے پسرور کے جلسہ میں شامل ہونے سے کنارہ کر گئے۔ اگر وہ آجاتے تو اُن کو کئی خطرے تھے۔ پر خیر جتنا کر گئے اور جو کچھ کر گئے داد کے قابل تھا۔

مسیحیوں کو فتح

اس فسخ میں ہم دونوں جلسوں کا حال اور بیان مباحثہ ذکر کرینگے اور ان سب کی شکست کا الگ الگ بیان کرینگے۔ جن جن کے ساتھ مسیحیوں کو مباحثہ کا اتفاق ہوا جو ذیل میں ہے۔

نمبر آریوں کو شکست

مباحثہ کے پہلے دن پادری جوالا سنگھ صاحب نے آریوں پر اعتراض کیا اور جواب کے لئے آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دینا ناتھ صاحب تشریف لائے۔ جب پادری صاحب نے گرج کی آواز اور علمیت کا استعمال اور روحانی صداقت کا اظہار کیا کہ آپ کے تین خدا روح مادہ ازلی مانتے اور پھر ان کو الگ الگ جانتے اور سمجھنے کے لئے اُن کی ذات میں امتیاز بھی ہے تو پادری صاحب نے علم منطق اور فلاسفہ سے ثابت کیا کہ اس طرح تین ازلی ماننے سے خدا حادث ٹھہرتا ہے۔ اس کے جواب میں پنڈت صاحب سے کچھ بن نہ آیا۔ بلکہ فضول اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ سوال گندم جواب چنا کی مثل روح مادہ اور خدا کی ازلیت کے دلایل لاتے تھے جن کی اس موقعہ پر کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ پادری صاحب نے مباحثہ کے درمیان کہا کہ میں ان کے ازلی ہونے کا ثبوت نہیں طلب کرتا بلکہ اعتراض کرتا ہوں کہ اگر تینوں ازلی مانیں تو فلاں فلاں نقص عاید ہوتا ہے۔ جب پنڈت صاحب نے دیکھا کہ بھری مجلس میں میں سوال کا منشا بھی نہیں سمجھ رہا تو دل ہی دل میں سمجھ گئے کہ اب کدھر جاؤں۔

باقی آیندہ



مضامین

خیال اور صحت

گزشتہ سے پیوستہ

اضلاع متحدہ کی بھی رپورٹ میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ فلیڈلفیا میں سخت بخار پھیلا وہاں مسٹر رش نامی ایک مشہور ڈاکٹر تھا۔ اس کی موجودگی اکسیر کا کام کرتی تھی۔ ہزاروں آدمی اس کے جانے اور دو چار باتیں کرا لینے سے ہی بخار سے آزاد ہو جاتے تھے۔

بیماری کے دور ہونے سے پہلے بیماری کے خیال کا دور ہو جانا ہے۔ تو جسم میں نئی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنی اصلی حالت حاصل کرنے لگتا ہے۔ ایک لیڈی کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ تماشے کے تماشے میں گئی اور دیکھا کہ اس پر غشی طاری ہونے لگی۔ اس کا ایک ڈاکٹر دوست بھی ساتھ تھا۔ اس نے جب یہ حالت دیکھی تو جیب سے کچھ چیز نکالکر اس کو دیدی اور کہا کہ اس گولی کو منہ میں رکھلو۔ لیکن اسے نگلنا نہیں ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کی حالت درست ہو گئی۔ جب لیڈی نے گولی منہ سے نکالی تو معلوم ہوا کہ وہ معمولی بٹن تھا۔

ڈاکٹری رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزارہا لوگ صرف اپنے خیالات کا شکار ہو کر مر گئے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے اندر ایسی بیماریوں کا خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جو درحقیقت اُن میں موجود نہ تھیں درحقیقت اُنہیں جسم کی بیماری نہ تھی۔ بلکہ دل دو خیال کا مرض دامنگیر ہو گیا تھا۔

بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں۔ جو خیال کی زبردست اور غیر معمولی طاقت کے اس اثر کو جو جسم پر ہوتا ہے محسوس کرتے ہیں ہر سال بہت سے لوگ خیال اُٹھ دو دیا رہینے پاگل کتے کے کاٹے کی بیماری سے مرتے ہیں۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

مصنفہ شاعر نازک خیال جناب منشی الاس داس صاحب رسا بریلوی

جلوہ افروز ہے جب سے میرا جیسے دل میں
دیکھتا ہوں میں نیا روز تماشا دل میں۔

نقش تثلیث ہر اک وقت کھنچا رہتا ہے
تینوں اقنوم کا رہتا ہوں نظارہ دل میں

رات دن تیری ہی خدمت کی تمنائی ہے۔
کوئی حسرت ہے نہ اور کوئی تمنا دل میں

قدرت حق پہ نظر کی تو اٹھے لاکھ خیال
دیکھنے آئے تماشائی تماشا دل میں۔

جب میں بحر غم عصیاں میں بہا جاتا تھا
تھا فقط تیری ہی رحمت کا سہارا دل میں۔

شل آئینہ نظر آتی ہے قدرت کی بہار۔
دیکھ لو قدرت قادر کا تماشا دل میں۔

وقت مشکل غم عصیاں میں تھا کون پناہ
ہاں اگر تھا تو فقط تیرا بھروسا دل میں۔

خاک ہے منہ پہ ملی گیروا کپڑے پہنے
اے رسا تیرے سما ہے بھلا کیا دل میں

(رسا بریلوی)

دنیا تو ایک بھول بھلیاں ہے اے رسا
تو اس کے دام فکر سے کیونکر نکل گیا۔

انتخاب اخبارات

یونان کا نیا بادشاہ شاہ جارج کی وفات کے بعد یونانیوں کا بادشاہ پرنس کانسٹنٹائن ڈیوک آف سپارٹا ہوئے۔ جو مقتول شاہ کے ملکہ اولگا کے بطن سے سب سے بڑے شہزادے ہیں اور دو اگست ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت ایسے ڈھنگ پر ہوئی ہے کہ اپنے فرائض کو بوجہ احسن انجام دینے کی قابلیت رکھتے ہیں اور آپ پرشیا کے قیصر ولیم کے بہنوئی اور شہنشاہ جارج کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اور موجودہ زار روس نے جب بحیثیت ولیعہد مشرقی ممالک کی سیر کی تھی تو آپ بھی ان کے ہم سفر تھے۔ موجودہ جنگ بلقان میں آپ نے بہت حصہ لیا اور کارنمایاں دکھلائے ہیں۔ اور اب تک جانینا کے فتح میں مصروف کارزار ہیں (ہندو)

دروازہ ہند ملک معظم کے ہندوستان میں تشریف لانے پر اہل بمبئی نے آپ کی یادگار میں ایک محراب نما دروازہ بنانے کا ذکر کیا تھا۔ اپولو بندر پر جہاں ڈریڈ میجسٹیز جہاز سے اُتر کر سرزمین ہند پر جلوہ افروز ہوئے اس مقام پر جو عمارت طیار ہوگی اس پر ۲۰ ہزار پونڈ یا ۰۰۰،۳ روپیہ لاگت آئیگا۔ اس عمارت پر ہندو اور اسلامی نمونوں کی کاریگری دکھائی جائے گی۔ کل لاگت کے خرچ ۲ لاکھ روپیہ سرکار دیگی۔ تین لاکھ گورنمنٹ بمبئی دے گی میونسپل کمیٹی نے تین لاکھ دیا اور کارپوریشن نے ایک لاکھ دیا کام جلد شروع کرینگے۔ عام

لنڈن کا بندر لنڈن کے بندرگاہ میں یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے ۲۵ جنوری ۱۹۱۳ء

تک ۵۶ یوم میں ممالک غیر سے ۵۳۰ جہازات داخل ہوئے ان میں ۳۵۸ جہاز انگریزوں کی ملکیت تھے۔ (عام)

نئی نہر صوبجات متحدہ کے ضلع مرزاپور میں گورائی وادی کے لئے ایک نئی نہر کے کھودنے کی منظوری آگئی ہے اس کام کو جلد ہاتھ میں لیا جائیگا۔

امتحانات یونیورسٹی پنجاب یونیورسٹی کا امتحان میٹریکولیشن ۱۱ اپریل سے شروع ہوگا اور تین مئی کو اس کا سلسلہ ختم ہوگا۔ کلاریکل و کمرشل امتحان بھی ۲۱ اپریل سے شروع اور ۲۹ اپریل کو ختم ہوگا۔ علوم شرقی کی ڈگریوں کے امتحانات ۲۶ مئی سے اور دیسی زبانوں کے امتحانات ۲ جون سے شروع ہونگے۔

مولوی بازار کے بمب کا حادثہ خیال یہ تھا کہ بمب کا خاتمہ ہوچکا لیکن پچھلے دنوں میں جو پھر سے بنگال میں بمب کے چند حادثات ہوچکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بمب ابھی تک موجود ہے اس وقت جس حادثہ بمب کا اخباروں میں زیادہ چرچہ ہے۔ وہ مولوی بازار کا ہے۔ ۲۷ مارچ کو یہ بمب پھٹا۔ اس کی غرض یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ مسٹر ہنی کر کمشنر سرحد ویلی۔ اور مسٹر گارڈن سب ڈویژنل آفیسر کو جنکا جگتشی آشرم میں کچھ ہاتھ بتلایا جاتا ہے قتل کیا جائے۔ خوشی ہے کہ یہ کوشش ناکامیاب ہوئی۔ اس دن ساڑھے سات بجے شام کے ایک زوردار دھماکا سنائی دیا۔ لیکن کسی نے پرواہ نہ کی سب نے یہی سمجھا کہ کوئی معمولی پٹاخہ چلا ہے۔ دوسرے دن ایک معزز شکل نوجوان کی لاش جس کی ٹانگیں اور بازو بالکل جلے ہوئے تھے۔ مسٹر گارڈن کے مکان کے پاس پائی گئی۔ لاش کے اندر رہے کی سلاخیں اور کیلیں داخل ہوگئیں تھیں۔

اسی رات کو مسٹر گارڈن کے بنگلہ پر دعوت تھی جس میں مسٹر ہنی کر اور کئی یوروپین شامل ہونے والے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بمب باز ان کو بمب سے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ لیکن خود ہی بمب کا شکار ہوگیا۔ بمباز موضع نیاچنگ کا رہنے والا تھا۔ اور یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں جگتشی آشرم والے سوامی دیانند کے پیرو رہتے ہیں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بمب اسی قسم کا تھا جیسا کہ دہلی میں حضور وائسرائے پر پھینکا گیا تھا۔ اس کے آتش گیر مادہ میں پکرک ایسڈ پیتل تار کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سوئیاں تھیں اور آہنی ٹکڑے ڈالے گئے تھے۔ مقتول کے ہاتھ میں ایک طمنچہ تھا جو پورے طور پر بھرا ہوا تھا۔ اور دوسرا بھرا ہوا طمنچہ اس کی لاش کے نیچے سے برآمد ہوا۔ (پرکاش)

مذاہب کی کانفرنس کی ابتدائی تیاریاں بلاری میں مذاہب کی کانفرنس کے متعلق جو پوری میں ہونے والی ہے۔ ایک جلسہ ہوا جس میں جو کارروائی کی گئی اس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ راجہ صاحبان اناگنڈی اور نکاری کو گورنمنٹ مدراس کی خدمت میں بھیجینگے کہ یہ استدعا کی جائے۔ کہ وہ مدراس کے سول اور دیگر محکموں کے افسروں کو کانفرنس میں شرکت کی اجازت دیں۔ اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے پیشوا شریک ہوکر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرینگے۔ اور کوئی ایسا اصول قرار دینگے۔ جس کے باعث مختلف مذاہب کے معتقدوں میں مخالفت باقی نہ رہے۔

راجپوت گزٹ

کلکتہ گنگدادن رجمنٹ کے ۱۰۰ سپاہی جمعرات کے روز کھانا کھاتے ہی بیمار ہوگئے۔ اور ان کی بیماری کے آثار ایسے تھے کہ گویا ہیضہ ہوگیا۔

ہندو مذہب کی گوشتری یا پال گوش

ناظرین! آج ہم آپکو ایک نئی کتاب کا مژدہ سناتے ہیں جس کی نظیر اُردو زبان میں یہ خود ہی ہے۔ اس کا نام پال گوش ہے جس میں ہندو مذہب کے متعلق تواریخی مذہبی فلسفیانہ افسانوی اور دیگر ہندو علوم کا ضروری اور کافی ذخیرہ گوشتری یا لغت کے طور پر مفصل درج ہے یہ سب ایسے طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ ہندوؤں کی بہت سی کتابیں خریدنے اور ان کے مطالعہ کرنے کی محنت اور مشقت اُٹھانی نہ پڑے گی۔ ہر ایک امر پر محققانہ اور سادہ بحث کی گئی ہے۔ مگر ہر قسم کی مباحثانہ طرز اور نیت سے قطعی اور دانستہ احتراز کیا گیا ہے اور جو بات اپنے مذہب کے خلاف نظر آئی اُس پر کسی قسم کی مخالفانہ چوٹ نہیں لگائی ہے۔ صرف ہر امر پر واقفیت بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھا گیا ہے اور بس۔ غرضیکہ اس کتاب کو ہر طرح دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے یہ کتاب ۲۲×۲۹ کے کم از کم آٹھ آٹھ سو صفحوں کی دو جلدوں میں طبع ہوگی سہولیت اشاعت اور خریداری کی نظر سے کم از کم سو صفحہ ماہواری کے رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی جسکی قیمت معہ محصول ڈاک ۱ روپیہ سالانہ ہوگی جو خریدار سے پیشگی یا بذریعہ وی پی وصول کیجائیگی۔ پانسو درخواستیں آنے پر کتاب طبع ہونی شروع ہوجائیگی درخواستیں

حالات جاپان اُردو ۳ر و ۸ر
شریف بیبیاں ۳ر و ۶ر
چندر لیلا ساد ھنی " ۲ر و ۶ر گورمکھی ۲ر
رشیوں کا آبائی وطن ۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
تناسخ کا کھنڈن ۲ر
سیر سندھ ۶ر
بچوں کی پرورش ۱ر
لیبوریٹری میتھڈ ۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۶ر
دوسوال (ناتنگ تعلیم کا رد از روئے فلاسفی) ۳ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی ۶ر
ملکہ روت کا احوال " ۶ر
موسیٰ کا احوال " ۶ر
وشنو کے دس اوتار ۲ر
ویدک تصنیفات ۶ر
اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی اہلیت ۶ پائی
پرستش حیوانات ۳ پائی
تیرتھ ۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار ۶ پائی
تاریخ مذہب ۸ر
تاریخ روم ۸ر
تاریخ مصر ۸ر
تاریخ یونان ۸ر
مرقع روس ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
حیات پولوس ۴ر
حیات داؤد ۸ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر و ۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر
رومن اُردو ۸ر *
عزت بے مثال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر
رومن اُردو ۸ر *
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی
صفائی کی ضرورت ۳ پائی
دعوتِ اسلام ۶ پائی
مسیح کا نمونہ ۸ر

طریق دعا ۳ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقائق ۸ر
بے گناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ۳ پائی
حضرت محمد ۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی ۳ پائی
اسمار الٰہی ۳ پائی
خدا کے دس حکم ۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشنگوئیاں ۳ پائی
مسیح یا محمد ۳ پائی
نماز ۳ پائی
قران ۳ پائی
سچا اسلام ۳ پائی
یسوع مسیح "
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا ۳ پائی
سورہ فاتحہ ۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے ۳ پائی
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ۳ پائی
انصاف کا دن ۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فیجلد ۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ-ڈی گریسولڈ ۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری
صاحب آنریری سکرسٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

ہیضہ گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہ دوا ۶۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ۴ر تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے بدہضمی کے لئے بہت مفید علاج ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا وغیرہ ریاح کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جنکو دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے لودہانہ کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ آنے سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیاء

یہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۶ +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار ولی نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری کی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .... عہ
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .... عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اشتہارات۔

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	عے
چوتھائی کالم	عہ	سے	للعہ
نصف کالم	سے	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ھ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر دو آنہ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفر و خبر جیسید تحریر میں جس بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی وقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

کالج شدہ سنہ ۱۸۲۰

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرو نول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر بنایا ہوتا ہے قیمت رکشا سے صہ گرو نول لہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ ڈی۔ بیمز صاحب۔ پبلشر۔ لیڈیٹرو منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام مولوی بلند چھپا)